کتاب اللہ کا مقام

عن عمر بن خطاب قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ یرفع بھذا الکتاب اقواما ویضع بہ اخرین . حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے بعض قوموں کو سربلندی عطا فرماتا ہے اور بعض قوموں کو اسی کی وجہ سے ذلیل کر دیتا ہے۔

(صحیح مسلم جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۳۸)

یعنی وہ قومیں جو قرآن حکیم کی روشنی میں اپنے عقائد اور اعمال کو سنوار لیں ان کو اللہ دنیوی زندگی میں بھی بام عروج تک پہنچا دیتا ہے رہ گئیں وہ قومیں جو کتاب اللہ کی تعلیمات سے بے پرواہ ہو جاتی ہیں ان کو اللہ تعالیٰ ذلیل کر دیا کرتا ہے۔ یہ کتاب انسانیت کے لیے ہدایت کا پیغام (ھدی للناس) حق اور باطل کے درمیان فرق پیدا کرنے والی (الفرقان) اور لوگوں کے دلوں کو شیطانی وساوس کی کدورتوں سے پاک کر کے نور ایمانی سے منور کرنے والی ہے۔(یشفاء بما فی الصدور)

صد افسوس کہ جو کتاب کائنات میں انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے دنیوی واخروی زندگی سدھارنے کی خاطر اتاری گئی تھی اور جس انقلابی پیغام کے ذریعے انسانوں کے درمیان انقلاب برپا کیے گئے آج وہ ٹونے ٹوٹکے تعویذ گنڈے، سوئم، تیجہ، چالیسویں اور برسی کی نذر ہو گئی قرآنی کاروبار کے لئے تعویذ گنڈوں کی دکانیں کھول لی گئیں۔ یہودیوں کی طرح اس امت کے "مولوی" اور "پیر" بھی کتاب اللہ کی آیات کا سودا کرنے لگے۔

آپ نے دیکھا ہوگا کہ بسوں' گاڑیوں اور سڑکوں پر' گلی اور کوچوں میں لوگ قرآن کی تلاوت کر کے بھیک مانگتے ہیں۔ اوّل تو لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانا ہی اسلام میں معیوب ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کرنے کو اچھا نہیں سمجھا۔

ھشام عن ابیہ عن الزبیر بن العوام عن النبی ﷺ قال لان یاخذ احدکم حبلہ فیاتی بحزمۃ حطب علی ظھرہ فیبیعھا فیکف اللہ بھا وجھہ خیر لہ من ان یسال الناس اعطوہ او منعوہ. (صحیح البخاری جلد نمبر ا ص ۱۹۹)

زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی آدمی رسّی لے کر پہاڑ پر چلا جائے اور پھر وہاں سے اپنی کمر پر لکڑیوں کا گٹھا لاد کر لائے جس کو بیچ کر اپنے آپ کو اللہ کی وعید سے بچالے۔ اس بات سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے دستِ سوال دراز کرے لوگ اسے دیں یا خالی ہاتھ واپس کر دیں۔

بخاری و مسلم کی دوسری روایت ہے:

عن عبد اللہ بن عمر قال قال النبی ﷺ مایزال الرجل یسال الناس حتیٰ یاتی یوم القیامۃ لیس وجھہ مزعۃ لحم . عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جو شخص دستِ سوال دراز کرتا رہے گا تو قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت نہیں ہوگا۔ (بخاری جلد نمبر ا ص ۱۹۹)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان احادیث کی روشنی میں یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ آپ نے ہاتھ پھیلانے سے لوگوں کو منع کیا ہے لیکن بحالت مجبوری اس کی رخصت بھی دے دی گئی ہے۔ جیسا کہ سمرہ بن جندبؓ سے ترمذی میں روایت ہے۔

عن سمرۃ بن جندبؓ قال قال رسول اللہ ﷺ ان المسالۃ کد یکد بھا الرجل وجھہ الا ان یسال الرجل سلطانا اوفی امر لابد منہ . سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سوال کرنے سے آدمی چہرے کو چھیلتا ہے۔ ہاں اگر حاکم وقت سے سوال کرتا ہے یا بہت ہی مجبور ہو کر سوال کرتا ہے تو اس کی رخصت ہے۔ (رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح بحوالہ ریاض الصالحین تحقیق الالبانی ص ۲۳۶).

نوٹ: سمرہ بن جندب وہی صحابی ہیں جن کے بارے میں ایران کے "سلمان رشدی" (خمینی طاغوت) نے اپنی کتاب الحکومۃ الاسلامیہ میں یوں اپنی عاقبت خراب کرنے کا انتظام کیا ہے "سمرہ بن جندب جیسے راوی بھی صحابی ہو سکتے ہیں جنہوں نے علماء سوء اور معاونین ظلم کی طرف سے ظالم حکمرانوں کی خوبیاں اور حسن سلوک نیز سلاطین کی بزرگی اور پاکیزہ سیرت کے بارے میں ہزاروں موضوع روایات بیان کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کی۔ لعنۃ اللہ علی الخمینی طاغوت شیطان) (الحکومۃ الاسلامیہ مصنف "امام" خمینی مترجم محمد نصر اللہ خان خازن مجددی ص ۱۳۴-۱۳۵)

قرآن کی تلاوت کر کے بھیک مانگنا منع ہے:

ہر چند نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اضطراری حالت میں دستِ سوال دراز کرنے کی رخصت دے دی ہے لیکن اس بات سے آپؐ نے شدت سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص قرآن کی تلاوت کر کے بھیک مانگے جیسا کہ ترمذی اور مسند احمد میں عمران بن حصینؓ سے روایت ہے:

عن عمران بن حصین انہ مر علیٰ قاص یقراء ثم یسال فاسترجع ثم قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول من قرأ القرآن فلیسال اللہ فانہ سیجی اقوام یقرون القرآن یسالون بہ الناس . عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ وہ ایک قصہ گو کے پاس سے گزرے جو قرآن کی تلاوت کر کے سوال کرتا تھا عمران نے اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھا پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص قرآن پڑھے اسے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرے کیونکہ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھ کر لوگوں سے سوال کریں گے۔

القبر وعذاب القبر ومن شر فتنة الغني ومن شر فتنة الفقر ومن شر فتنة المسيح الدجال'' حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں' سستی' بڑھاپے' قرض اور معصیت سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں آگ کے عذاب سے اور آگ کے فتنے سے' قبر کے فتنے' قبر کے عذاب سے اور مالداری کے فتنے کی برائی سے اور فقر کے فتنے کی برائی سے اور مسیح دجال کے فتنہ کی برائی سے۔ (متفق علیہ بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۴۲ بحوالہ مشکوٰۃ ص ۲۱۶).

شتیر بن شکل بن حمید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ مجھے پڑھنے کے لئے تعویذ بتایئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ روایت یوں ہے: ''عن شتير بن شكل بن حميد عن ابيه قال قلت يا نبي الله علمني تعويذ اتعوذ به قال قل اللهم اني اعوذبك من شر سمعي وشر بصري وشر لساني وشر قلبي وشر منيّ'' شتیر بن شکل بن حمید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ مجھے تعویذ سکھلایئے جس کے ساتھ میں پناہ پکڑوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کہہ ''اے اللہ میں تیری پناہ پکڑتا ہوں اپنے کان کی برائی سے' اپنی آنکھ کی برائی سے' اور اپنی زبان کی برائی سے اپنے دل کی برائی سے اور اپنی منی کی برائی سے۔'' (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' قال الالبانیؒ اسنادہ صحیح' سنن ترمذی تحقیق البانی جلد ۳ صفحہ ۲۲۶' نسائی تحقیق الالبانی جلد ۳ صفحہ ۱۱۰۸)

تعویذ

قرآن حکیم نے ہمیں یہ دعوت دی ہے کہ ہمارا سارا توکل و بھروسہ صرف اور صرف اللہ ہی کی ذات پر ہونا چاہئے۔ ''ومن يتوكل على الله حسبه'' اور جو اللہ پر بھروسہ رکھتا ہے تو اللہ اس کے لئے کافی ہے۔ (سورہ الطلاق آیت نمبر ۳)

تقدیر کا بنانے اور بگاڑنے والا بلاشرکت غیرے اللہ ہی ہے لیکن شیطان نے احبار و رہبان کے ذریعے عوام الناس کو یہ باور کروایا ہے کہ وہ تعویذوں پر تکیہ کریں اس سے ان کی تقدیر بدل جائے گی گود ہری ہو جائے گی' مراد بر آئے گی' مقدمہ میں جیت ہو جائے گی' بچے کو شفا ہو جائے گی غرضیکہ کاغذ کے پرزے پر سارا اعتماد قائم کرلیا جاتا ہے کاغذ کا یہ پرزہ جو چمڑے یا دھات کے خوبصورت خول میں محفوظ ہو معصوم بچوں کے گلوں میں ہار کی صورت میں لٹکا رہتا ہے یا بڑوں کے بازوؤں پر بھی اس کو باندھ دیا جاتا ہے اس کو اگر کھول کر دیکھئے تو عجیب و غریب انکشافات ہوں گے۔ صرف انسانوں تک ہی یہ شرک محدود نہیں بلکہ بے زبان جانوروں کو بھی یہ ٹکڑے باندھ دیئے جاتے ہیں۔ اللہ کے دین نے اس فتنے کی بڑی شدت سے سرکوبی کی ہے۔

یہ فتنہ پہلے بغداد اور کوفے میں رافضیوں کے زیر سایہ پروان چڑھا جنہوں نے حرف ابجد کی بنیاد ڈالی اور پھر انہیں اعداد کے سہارے تعویذ بھی بنائے۔ یہ فن اپنی پوری فتنہ سامانی کے ساتھ امت مسلمہ کے جسد میں داخل کیا گیا اور ایک راہ تعویذ کی بھی گمراہ کرنے کے لئے ڈھونڈ نکالی گئی۔ ذیل میں ان اعداد پر مشتمل ایک تعویذ دیا جا رہا ہے جس سے یہ راز کھل جائے گا کہ کس طرح رافضیت کو فروغ دیا جا رہا ہے۔

۱۱۰	۴۶	۱۰۶
۱۱۸	۱۲۸	۱۳۵
۱۵۱	۱۳۱	۹۲

حرف ابجد کے حساب سے اگر مندرجہ بالا تعویذ کے اعداد کے الفاظ معلوم کئے جائیں تو نقشہ یوں بنے گا

۱۱۰۔علیؓ	۴۶۔ولی	۱۰۶۔وصی
۱۱۸۔حسنؓ	۱۲۸۔حسینؓ	۱۳۵۔فاطمہؓ
۱۵۱۔قائم مہدی	۱۳۱۔آل	۹۲۔محمدؐ

یہودی تعویذ تیار کرنے والوں کو ابتداً' ربانی' ربی اور امام کے نام سے پکارتے تھے لیکن بعد میں ان کے لئے ایک خاص نام وضع کیا گیا جو عبرانی زبان کے دو حروف کا مرکب تھا پہلا لفظ (من) جس کے معنی عبرانی زبان میں تعویذ کے ہیں اور دوسرا لفظ (لا) جس کے معنی عبرانی زبان میں بیچنے والے کے ہیں۔ چنانچہ ایسا امام جو توریت و زبور کی آیات کو اعداد میں تبدیل کرنے کا ماہر ہوتا اس کو ایک مخصوص نام من لا سے پکارا جاتا جو روانی میں بعد میں ملا کہا جانے لگا اور یہ پہلے ایران بعد میں ہندوستان میں بھی دین کے سب سے بڑے عالم کے لئے بڑے احترام کا ایک لفظ سمجھا اور استعمال کیا جانے لگا اور جب ہمایوں سولھویں صدی عیسوی میں اپنے تخت کی بازیابی کے لئے ایران سے کمک لے کر ہندوستان واپس آیا تو اس کے ساتھ پچاس ہزار ایرانی ملا فوجیوں کے بھیس میں ہندوستان میں داخل ہوئے (بحوالہ گولڈن ڈیڈ آف امام حسینؓ مصنف سید احمد علی خان) انہیں میں سے چند ہستیاں اکبر کے نورتنوں میں شامل ہوئیں جن کے نام ملا ابوالفضل' ملا فیضی' ملا مبارک اور ملا

دو پیازہ میں اس کے علاوہ چار ہندوؤں کے ساتھ مل کر دین الٰہی وضع کیا، قرآن حکیم میں تحریف کرنے کی کوشش کی لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے (انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون) (سورۃ الحجر: ۹)

یہ شیطانی سازش طشت ازبام ہوئی اور اس میں وہ بری طرح ناکام ہوئے۔ لیکن آیات قرآنی کو اعداد میں تبدیل کر کے اسے عوام میں رائج کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس طرح انہوں نے ایک طرف تو قرآن حکیم سے لوگوں کو دور کر دیا دوسری طرف اپنے وضع کردہ شرکیہ الفاظ کو اعداد کے پردہ میں لوگوں میں پھیلا دیا تعویذ لکھنے والوں نے انہی اعداد کے ذریعہ لوگوں کو گمراہ کیا اور شرکیہ الفاظ سے تعویذ تیار کر کے لوگوں کے لئے ظلم عظیم کا ارتکاب کا موجب بنے۔ اس سلسلہ میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بجائے ۷۸۶ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک محمدؐ کے بجائے ۹۲ رائج کر کے مسلمانوں کو گمراہ کن راہ دکھائی۔ قرآن کریم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق اور محبت کو فروتر کرنے کے لئے انہوں نے یہ ناپاک حربہ استعمال کیا۔ اسی طرح بہترین عبادت کو صلوٰۃ کے بجائے نماز کا نام دیا۔ سیدنا زیدؓ سیدنا ابوبکرؓ اور سیدنا عمرؓ رضی اللہ عنہم جیسے جلیل القدر صحابہ کرام کے اسمائے گرامی کو بطور تمثیل تحقیراً (۱) (نعوذ باللہ) کے مستعمل کرایا یعنی زید بکر عمر جب کوئی اچھی یا بری مثال دینی ہو تو زید بکر عمرا استعمال کیا جاتا ہے حالانکہ (اَ بْ جْ) یا کچھ اور بھی بطور تمثیل استعمال ہو سکتا ہے۔ اللہ کے اسم پاک کو خدا میں تبدیل کیا اور اسی قسم کی درجنوں چیزوں کو عوام میں اس طرح متعارف کرایا کہ لوگ بلا سوچے سمجھے اسے استعمال کرنے لگے اور رواج اس قدر ریختہ ہو گئی کہ لوگ اپنی صحیح روایات و عقائد کے برعکس لاشعوری طور پر ان اسلام دشمن توجیہات کو قبول کر کے ان پر عامل ہوتے چلے گئے۔ متاع دین و دنیا لٹ گئی اللہ والوں کی۔ (بحوالہ ۷۸۶ کیا ہے صفحہ ۲۴۳)

تعویذ شرک ہے

''عن زینب امرأۃ عبد اللہ بن مسعود ان عبد اللہ رای فی عنقی خیطاً فقال ما ھذا فقلت خیطاً رقی لی فیه قالت فاخذہ فقطعه ثم قال انتم آل عبد اللہ لاغنیاء عن الشرک سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ان الرقی و التمائم (۲) و التولة شرک فقلت لم تقول ھکذا لقد کانت عینی تقذف و کنت اختلف الی فلان الیھودی فاذا ارقاھا سکنت فقال عبداللہ انما ذلک الشیطان کان ینخسھا بیدہ فاذا ارقی کف عنھا انما کان یکفیک ان تقولی کما کان رسول اللہ ﷺ یقول اذھب الباس رب الناس و اشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما۔ ''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی حضرت زینبؓ کہتی ہیں ایک دفعہ میرے شوہر عبداللہ نے میری گردن میں ایک دھاگہ دیکھا اور پوچھنے لگے یہ دھاگہ کیسا ہے؟ میں نے عرض کی کہ یہ دھاگہ مجھ کو دم کر کے دیا گیا ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ انہوں نے اس کو لیا اور اسے کاٹ پھینکا اور فرمایا کہ تم عبداللہ کے اہل خانہ شرک سے بے نیاز ہو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جھاڑ پھونک 'تعویذ (۳) اور محبت کے تعویذ شرک ہیں میں نے کہا آپ یہ کیوں فرما رہے ہیں۔ میری آنکھ درد کے سبب نکلی پڑتی تھی' جب میں فلاں یہودی کے پاس جاتی اور وہ دم پڑھتا تو آنکھ میں آرام آ جاتا۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا یہ شیطان کا کام تھا وہ آنکھ کو کچوکے لگاتا تھا جب دم پڑھا جاتا تو وہ رک جاتا تم کو وہی چیز پڑھنی تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے۔ اے لوگوں کے پروردگار! بیماری کو لے جا اور شفا عطا فرما تو ہی شفا دینے والا ہے' کہیں سے شفا نہیں مگر تیری ہی طرف سے شفا ہے۔ ایسی شفا عطا فرما جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے۔

(رواہ ابو داؤد، بحوالہ مشکوٰۃ ۴۵۲۷ اسنادہ حسن۔ بحوالہ مشکوٰۃ تحقیق الالبانی جلد ۲ صفحہ ۱۲۸۴ ابن ماجہ' ابن حبان اور حاکم (مستدرک حاکم جلد نمبر ۴ صفحہ ۲۱۷۔ قال الالبانی صحیح الاسناد و وافقہ الذہبی' سلسلہ احادیث الصحیح جلد نمبر ۱ ص ۵۸۵' نے صحیح کہا ہے' امام ذہبی نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔' سلسلہ احادیث الصحیحہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۵۸۴ الالبانی).

دم کرنا جائز ہے

مندرجہ بالا روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جھاڑ پھونک (رقی) تعویذ (تمائم) اور محبت کے تعویذ (تولہ) سب شرک ہیں لیکن دوسری احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دم جھاڑ پھونک کی رخصت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شرط کے ساتھ دی ہے کہ اس میں شرک موجود نہ ہو جیسا کہ صحیح مسلم میں عوف بن مالکؓ سے روایت ہے:

عن عوف بن مالک الاشجعی قال کنا نرقی فی الجاھلیة فقلنا یا رسول اللہ کیف تری فی ذالک فقال اعرضوا علی رقاکم لاباس بالرقیٰ مالم یکن فیه شرک. عوف بن مالک الاشجعی سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم زمانہ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے ہم نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اس بارے میں آپ کا کیا حکم ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ وہ دم میرے سامنے پیش کرو اگر اس میں شرک کی آمیزش نہ ہو تو کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔ (رواہ مسلم بحوالہ مشکوٰۃ ص ۳۸۸)

عن جابر قال نھی رسول اللہ ﷺ عن الرقی فجاء عمرو بن حزم فقالوا یا رسول اللہ انه کانت عندنا رقیة نرقی بھا من العقرب وانت نھیت عن الرقی فعرضوھا علیه فقال ما اریٰ بھا باسا من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعه. حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھاڑ پھونک سے روک دیا تھا پھر حضرت عمرو بن حزمؓ کے خاندان کے لوگ آئے اور کہا ہمارے پاس ایک عمل ہے جس سے ہم بچھو کے کاٹے کو جھاڑتے ہیں مگر آپؐ نے اس کام سے منع فرما دیا ہے۔ پھر انہوں نے وہ چیز آپ کو سنائی جو وہ پڑھتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا میں اس میں کوئی مضائقہ نہیں پاتا تم میں سے جو

---

(۱) ہمارے پاک وہند کے معاشرے میں تعویذ کا اطلاق ان کلمات پر نہیں ہوتا جن کو پڑھنے کا نبی ﷺ نے حکم دیا ہے بلکہ کاغذ گتے' تانبے اور پیتل وغیرہ پر جو کچھ لکھ کر دیا جاتا ہے اور اسے باندھنے یا

گلے میں لٹکانے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے تعویذ کہلاتا ہے۔

(۲) والتمائم (جمع تمیمہ) واصلھا خرزات تعلقھا العرب علی راس الولد لدفع العین ثم توسعوا فیھا فسموا بھا عوذۃ (سلسلۃ احادیث الصحیحۃ جلد اول صفحۃ ۵۸۵ علامہ محمد ناصر الدین البانی).

شخص اپنے کسی بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے وہ ضرور پہنچائے۔ (رواہ مسلم بحوالہ مشکوٰۃ ۳۸۸)

شخص اپنے کسی بھائی کو فائدہ پہنچاتا سکتا ہے وہ ضرور پہنچائے۔

عن الشفاء بنت عبداللہ قالت دخل رسول اللہ ﷺ وانا عند حفصۃ فقال الا تعلمین ھذہ رقیۃ النملۃ کما علمتہا الکتابۃ. شفاء بنت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور وہ حضرت حفصہ کے پاس تھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم ان کو نملہ کا دم کیوں نہیں سکھا تیں جس طرح تم نے ان کو کتابت سکھائی۔ (رواہ ابوداؤد بحوالہ مشکوٰۃ ص ۳۹۰ اسنادہ صحیح۔ مشکوٰۃ تحقیق الالبانی جلد ۲ ص ۱۲۸۶)

مندرجہ بالا احادیث سے یہ واضح ہے کہ دم میں اگر شرکیہ الفاظ نہ ہوں تو جائز ہے اسی طرح مجہول اور غیر معروف اسماء سے بھی دم نہیں کرنا چاہئے۔

علمائے امت نے دم (رُقی) کے تین شرائط مقرر کی ہیں:

(الف) : وہ دم جو اللہ کے کلام اللہ کے نام یا اس کی صفات پر مبنی ہوں

(ب) : عربی زبان میں ہوں اور جن کا مفہوم واضح ہو۔

(ج) : دم کرنے والا یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ دم فی نفسہ با اثر شے نہیں بلکہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے۔

نہ صرف یہ کہ دم کا جواز ہے بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دم کیا ہے اور آپ ﷺ کو بھی دم کیا گیا ہے۔

نبی ﷺ حسنین رضی اللہ عنہما کو دم کرتے تھے

عن ابن عباس قال کان النبی ﷺ یعوذ الحسن والحسین ویقول اذا ابا کما کان یعوذ بھا اسمعیل واسحق اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من کل شیطان وھامۃ ومن کل عین لامۃ. ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسنؓ وحسینؓ پر دم کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام بھی اسماعیل واسحاق علیہما السلام پر کلمات پڑھ کر دم کیا کرتے تھے وہ کلمات یہ ہیں: اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من کل شیطان وھامۃ ومن کل عین لامۃ. (صحیح البخاری جلد ۱ ص ۴۷۷)

جبریل امینؑ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دم کیا

عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان جبریل علیہ السلام اتی النبی ﷺ فقال یا محمد اشتکیت قال نعم قال بسم اللہ ارقیک من کل شئ یوذیک من شر کل نفسٍ او عین حاسدٍ اللہ یشفیک بسم اللہ ارقیک. حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جبریل امین علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ بیمار ہو گئے ہیں آپ نے فرمایا ہاں جبریل امین نے یہ دم پڑھا بسم اللہ ارقیک من کل شئ یوذیک من شر کل نفسٍ او عین حاسدٍ اللہ یشفیک بسم اللہ ارقیک. (صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۱۹)

.....عائشہ اخبرتہ ان رسول اللہ ﷺ کان اذا اشتکی نفث علیٰ نفسہ بالمعوذات ومسح عنہ بیدہ فلما اشتکی وجعہ الذی توفی فیہ طفقت انفث علیٰ نفسہ بالموذات (۱) الذی کان ینفث وامسح کید النبی ﷺ عنہ. حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم معوذات پڑھ کر دم کرتے تھے اور اپنے دونوں ہاتھ پر دم کر کے اپنے تمام جسم پر پھیر لیا کرتے تھے پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو میں نے معوذات جن سے آپ دم کیا کرتے تھے آپ کے ہاتھوں پر دم کر کے آپ کے ہاتھ کو آپ کے جسم مبارک پر پھیرا۔ (صحیح بخاری جلد نمبر ۲ ص نمبر ۹۳۹)

لیکن تمائم اور تولہ کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جواز کا کوئی ثبوت ذخیرہ حدیث میں نہیں ملتا ہے نہ صرف یہ کہ مرفوع روایت اس کے جواز کے کے لئے نہیں ملتی بلکہ آپ نے شدت سے تعویذ کی نہی فرمائی۔

تعویذ کرنے والا تعویذ کے حوالے کر دیا جاتا ہے

عن عیسیٰ بن حمزہ قال دخلت علیٰ عبداللہ بن عکیم وبہ حمرہ فقلت الا تعلق تمیمۃ ' فقال تعوذ باللہ من ذالک قال رسول اللہ ﷺ من تعلق شیاءً وکل الیہ۔ عیسیٰ بن حمزہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عکیمؓ کے پاس بغرض عیادت گیا اور وہ مرخ باد کی بیماری میں مبتلا تھے میں نے ان سے کہا کہ آپ اس بیماری کے لئے تعویذ کیوں نہیں لٹکا لیتے انہوں نے فرمایا کہ میں تعویذ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس کسی نے کوئی چیز لٹکائی وہ اسی کے حوالے کر دیا جائے گا۔ (رواہ ترمذی قال الالبانی اسنادہ حسن ترمذی تحقیق الالبانی جلد ۲ ص ۲۰۸ ومسند احمد جلد ۴ ص ۳۱۰-۳۱۱)

یعنی جس شخص نے اپنا رشتہ غیر اللہ سے جوڑ لیا اور تعویذ دھاگے وغیرہ پر اعتماد کیا اس شخص کو اللہ انہی کے سپرد کر دیتا ہے اور جو اللہ پر توکل کرتا ہے تو اللہ اس کے لئے کافی ہے۔

تعویذ لٹکانے والا شرک کرتا ہے

عن عقبه بن عامر الجهني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقبل اليه رهط فبايع تسعة و امسك عن واحد فقالوا يا رسول الله بايعت تسعة و تركت هذا فقال ان عليه تميمة فادخل يده فقطعها فبايعه و قال من علق تميمة فقد اشرك. عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چھوٹا سا گروہ آیا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے نو سے بیعت لی اور ایک سے نہیں لی ان لوگوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آخر کیا بات ہے کہ آپ نے ۹ سے بیعت لے لی اور ایک کو چھوڑ دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تعویذ پہنے ہوئے ہے یہ سنا تھا کہ انہوں نے اپنا ہاتھ اندر ڈالا اور تعویذ کاٹ ڈالا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بھی بیعت لے لی اور فرمایا کہ جس نے تعویذ لٹکایا پس اس نے شرک کیا۔ (مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۱۵۶ او صحیح الحاکم جلد ۴ صفحہ ۲۱۸ بحوالہ سلسلہ احادیث الصحیحہ جلد ۱ صفحہ ۸۰۹ للالبانی)

فتوے

وذهب ابن عباس و ابن مسعود و حذيفه و الاحناف وبعض الشافعي ورواية عن احمد الىٰ انه لايجوز تعليق شيء من ذالك. ابن عباسؓ ابن مسعودؓ حذیفہؓ احناف بعض شافعی اور ایک روایت کے مطابق امام احمدؒ کا موقف بھی یہی ہے کہ تعویذ ناجائز ہے۔ (فقہ السنہ جلد ۳ ص ۳۱۷ بحوالہ اصلی دیوبندی کون؟ ص ۵۶ صبغت اللہ شیروانی)

اکثر یہ بحث ہوتی رہتی ہے کہ وہ تعویذ جو قرآنی آیات پر مشتمل ہوں کیا وہ جائز ہیں یہ بات صحیح نہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تعویذ کے جواز کے لئے کوئی روایت نہیں ملتی۔ اس معاملے میں کتاب التوحید کے شارح کے الفاظ ہم یہاں نقل کر رہے ہیں۔

---

(۱): سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق، سورۃ الناس (فتح الباری جلد ۸ صفحہ ۱۰۷)

۱۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ نہی عام ہے عموم کو خاص کرنے والی کوئی حدیث نہیں ہے۔

۲۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ شرکیہ اور بدعیہ تعویذات کا ذریعہ بند کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ان کو ممنوع قرار دیا جائے کیونکہ قرآن کی آیات سے ایسے تعویذ لکھے جانے کا خطرہ ہے جو کتاب وسنت کے خلاف ہیں اور انسان کو شرک بنا دیتے ہیں۔

۳۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ قرآنی آیات سے لکھے ہوئے تعویذات گلے میں ڈالنے والا لازمی طور پر بیت الخلاء میں بھی جائے گا اور ان کو پہنے ہوئے استنجاء وغیرہ بھی کرے گا۔ (ہدایۃ المستفید جلد ۱ ص ۳۳۲)

تعویذ کے رد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جو صحیح مرفوع روایات آئی ہیں ان کے مقابلے میں عبداللہ بن عمروؓ بن العاص کا مندرجہ ذیل ضعیف اثر پیش کیا جاتا ہے۔

فكان عبد الله بن عمرو يعلمها من بلغ من ولده و من لم يبلغ منهم كتبها في مسك ثم علقها في عنقه هذا حديث حسن غريب. عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اپنے بڑے بچوں کو دعا یاد کرا دیا کرتے تھے اور چھوٹے بچوں کے گلے میں تختی پر لکھ کر لٹکا دیا کرتے تھے۔ (ترمذی باب الدعوات جلد ۲ ص ۵۸۵)۔

علامہ ناصر الدین الالبانی سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ میں یوں رقمطراز ہیں: قلت : لكن ابن اسحاق مدلس وقد عنعنه في جميع الطرق عنه وهذ الزيادة منكر عندى لتفرد بها . وہ احادیث جو تعویذ کا رد کرتی ہیں، مرفوع، صحیح یا حسن کے درجے کی ہیں اور یہ اثر ضعیف ہونے کے ساتھ ساتھ تمام ذخیرہ احادیث میں اکیلا ہے۔ (سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ، جلد اول صفحہ نمبر ۲۷۴ محمد ناصر الدین الالبانی)

قلائد اور تائت وغیرہ

عن ابى بشير الانصارى انه كان مع رسول الله ﷺ في بعض اسفاره ......فارسل اليه رسولا ان لا تبقين في رقبة بعير قلادة من وتر او قلادة الا قطعت . حضرت ابو بشیر انصاریؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک قاصد کو بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں کوئی رسی باقی نہ رہے (جو نظر بد وغیرہ کے سلسلے میں لوگ باندھ دیا کرتے تھے) اگر ہے تو کاٹ دیا جائے۔ (بخاری جلد ۱ ص ۴۲۱، مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۲۱۶)۔

عن عروه قال دخل على مريض فرىٰ في عضده سيراً فقطعه او انتزاعه ثم قال و ما يؤمن اكثرهم بالله الا وهم مشركون. عروہؓ سے روایت ہے کہ حذیفہ بن یمانؓ عیادت کے لئے ایک مریض کے پاس گئے دیکھا کہ اس کے ایک بازو پر ایک دھاگہ بندھا ہوا ہے۔ جس کو انہوں نے کاٹ کر الگ کر دیا اور پھر سورۃ یوسف کی یہ آیت پڑھی وما يؤمن اكثرهم بالله الا وهم مشركون. (رواہ ابن ابی حاتم کتاب التوحید مع الشرح ص ۱۲۷)

ٹونے ٹوٹکے شرک ہیں

عن عائشه كان تؤتى بالصبيان اذا ولدو وافتد عولهم بالبركت فاتيت بصبي فذهبت تصنع وسادة فاذا تحت راسي موسىٰ سالتهم عن الموسىٰ فقالوا

انجعلها من الجن فاخذت الموسیٰ فرمت بها ونهتهم عنها وقالت ان رسول الله ﷺ كان يكره الطيرة ويبغضها وكانت عائشه تنهى عنها . حضرت عائشہؓ کے پاس نومولود بچے لائے جاتے تھے وہ ان کے لئے برکت کی دعا فرماتی تھیں۔ایک دفعہ ایک بچہ لایا گیا اُم المومنین اُس کا تکیہ ٹھیک کرنے لگیں تو اس کے سر کے نیچے ایک اُسترا نظر آیا پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہم جنات سے بچنے کے لئے ایسا کرتے ہیں حضرت عائشہ نے اُسترا لے کر پھینک دیا اور لوگوں کو اس فعل قبیح سے باز رہنے کی تاکید کی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ٹونوں ٹوٹکوں کو بہت ہی برا سمجھتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے سخت نفرت تھی۔ام المومنین بھی اسی وجہ سے ان چیزوں سے منع کرتی رہتی تھیں۔ (ادب المفرد الامام بخاری صفحہ ۲۳۵ باب الطیرہ من الجن طبع المکتبہ اثریہ سانگلہ ہل شیخوپورہ)

عن ابن عامر قال ذكرت الطيره عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال احسنها الفال ولا ترد مسلماً فاذا راى احدكم ما يكره فليقل اللهم لا ياتى بالحسنت الا انت ولا يدفع السيات الا انت ولا حول ولا قوة الا بالله. ابن عامرؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فال بد کا تذکرہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے یہ فال بہتر ہے اور کسی مسلمان کو کسی مقصد سے باز نہیں رکھتی تم میں سے جو شخص ناپسند چیز دیکھے تو یہ دعا کرے اے اللہ تیرے سوا کوئی بھلائی نہیں لاتا اور تیرے سوا کوئی برائی دور نہیں کرسکتا اور تیری مدد کے بغیر ہمیں نہ بھلائی کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت ہے۔ (ابوداؤد بحوالہ الریاض الصالحین تحقیق البانی ص ۵۳۷ قال الالبانی حدیث صحیح)

سحر (جادو) کفر ہے

عن ابی هريرة عن النبى ﷺ اجتنبوا السبع الموبقات قالوا يارسول الله وما هن قال الشرک بالله والسحر. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات مہلک امور سے اجتناب کرو صحابہ کرام نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہ مہلک امور کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا۔ (صحیح البخاری جلد ۲ صفحہ ۱۰۱۳)

ساحر (جادوگر) کی سزا

وفى صحيح البخارى عن بجاله بن عبده قال كتب عمر بن الخطاب ان اقتلوا كل ساحر و ساحرة . صحیح بخاری میں بجالہ بن عبدہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ ہر جادوگر کو خواہ مرد ہو یا عورت قتل کردو۔ (صحیح بخاری بحوالہ ہدایۃ المستفید جلد ۲ ص ۸۹۴-۸۹۵)

جادو کی قسمیں

حدثنا قطن بن قبيصة عن ابيه انه سمع النبى ﷺ قال العيافة والطيره والطرق من الجبت . قطن بن قبیصہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پرندوں کو اڑانا، زمین پر خطوط کھینچنا اور کسی کو دیکھ کر فال بد لینا سب جادو کی اقسام ہے۔

عن جابر قال سئل رسول الله عن النشرة فقال هو من عمل الشيطان . حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نشرہ کے بارے میں معلوم کیا گیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطانی فعل ہے۔ (ابوداؤد جلد ۲ ص ۵۴۰ اسنادہ صحیح مشکوٰۃ تحقیق الالبانی جلد ۲ ص ۱۲۸۴)

ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ کسی شخص کا جادو دور کرنے کو نشرہ کہتے ہیں اور یہ کام وہی شخص کرسکتا ہے جو جادو جانتا ہو۔ (ہدایۃ المستفید جلد ۲ صفحہ ۹۴۳)

کہانت

عن حفصةؓ قالت قال رسول الله ﷺ من اتى عرافاً فساله عن شئ لم تقبل له صلوٰة اربعين ليلة . حضرت حفصہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی نجومی کے پاس جاکر کچھ پوچھا اس کی چالیس رات کی نماز قبول نہیں کی جاتی۔(مشکوٰۃ تحقیق الالبانی جلد ۲ صفحہ ۱۲۹۳، مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۳۳)۔

عن ابى هريرة عن النبى ﷺ قال من اتىٰ كاهنا فصدقه ما يقول فقد كفر بما انزل علىٰ محمد ﷺ . حضرت ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کاہن اور نجومی کے پاس کوئی سوال پوچھنے کیلئے گیا اور پھر اس کے جواب کی تصدیق بھی کی تو اس نے شریعت اسلامیہ کا انکار کیا۔ (ابوداؤد بحوالہ مشکوٰۃ تحقیق الالبانی جلد ۲ صفحہ ۱۲۹۴ قال الالبانی اسنادہ صحیح (غایۃ المرام ۱۷۳ البانی)

علم جفر

علم جفر بھی رفضیت کی پیداوار ہے جیسا کہ ایک مقامی روزنامہ میں شائع شدہ ایک سائل کو جوابا مندرجہ ذیل وظیفہ بتایا گیا ہے۔ (هو الشافى هو الشفا. قول امام موسیٰ رضا)۔یہ وظیفہ ''علم جفر کی روشنی میں'' کے عنوان سے مقامی روزنامے کے ہفتہ وار کالم کا ایک حصہ ہے۔غور کرنے پر مشرکانہ عقائد کی عکاسی کھل کر سامنے آجائے گی۔اللہ تعالیٰ کے شافی ہونے کے ساتھ ساتھ امام موسیٰ کا رضا کو بھی شفا بخشنے والا قرار دے دیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں ان مشرکانہ اعمال سے محفوظ رکھے (آمین)

مومن کا اللہ پر اور کافر کا ستاروں پر ایمان ہے

عن زيد بن خالد قال صلى بنا رسول الله ﷺ صلوٰة الصبح بالحديبية فى اثر سمآء كانت من اليل فلما انصرف اقبل على الناس فقال هل تدرون ماذا قال

ربکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال قال اصبح من عبادی مومن بی و کافر فاما من قال مطرنا بفضل اللہ وبرحمتہ فذالک مومن بی و کافر بی الکوکب واما من مطرنا بنوٗ کذا او کذا فذلک کافر بی مومن بالکواکب۔

حضرت زید بن خالدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں ہم کو صبح کی نماز رات کو بارش ہو چکنے کے بعد پڑھائی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تم جانتے ہو تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ اللہ نے فرمایا کہ میرے کچھ بندوں نے صبح کی اس حال میں کہ وہ مجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور کچھ نے میرے ساتھ کفر کی حالت میں صبح کی۔ پس وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوتی ہے تو یہ لوگ میرے ساتھ ایمان رکھتے ہیں اور ستاروں کے ساتھ کفر کررہے ہیں اور وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ فلاں فلاں ستاروں کی وجہ سے بارش ہوتی ہے تو وہ میرے ساتھ کفر کررہے ہیں اور ستاروں پر ایمان رکھتے ہیں۔(صحیح بخاری جلد۲ صفحہ ۵۹۷،صحیح مسلم بحوالہ ریاض الصالحین صفحہ ۶۳۶)

عن ابن عباس قال ' قال رسول اللہ ﷺ من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبة من السحر زادما زاد . حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے علم نجوم کا کچھ حصہ حاصل کیا تو گویا اس نے اتنا جادو سیکھ لیا اور جس قدر زیادہ سیکھتا چلا جائے گا اتنا ہی اس کی وجہ سے گناہ میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ (رواہ ابوداؤد باسناد صحیح بحوالہ ریاض الصالحین قال الالبانی اسنادہ صحیح)

عن ابو مسعود البدریؓ ان رسول اللہ ﷺ نھی ثمن الکلب و مھر البغی وحلوان الکاھن. حضرت ابومسعود بدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت' زانیہ عورت کی کمائی اور کاہن کی شیرینی (اجرت) وغیرہ کھانے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری جلد۲ صفحہ ۸۵۷)

امام ضامن

مشرکانہ ذہن کے لوگوں کا یہ چلن ہے کہ جب ان کے گھر کا کوئی فرد سفر کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو امام کے نام کی منت مان کر کچھ رقم کپڑے میں لپیٹ کر اس کے بازو پر باندھ دیتے ہیں اور اس کو امام ضامن کا نام دیتے ہیں گویا یہ نذر اور منت جو غیر اللہ کی خوشنودی اور تقرب کے لئے مانی گئی ہے اس سے ان کا امام ان کی حفاظت کرے گا اور وہ بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔ امامت کا یہ خاص مفہوم رافضیت شعیت کے عقائد کا مظہر ہے اور وہیں سے امت مسلمہ میں بھی یہ گمراہی منتقل ہوگئی۔ جبکہ احادیث نبوی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر سے نکلتے وقت جو دعائیں تلقین فرمائی ہیں ان میں تمام تر توکل اور بھروسہ اللہ پر کیا گیا ہے اور اللہ ہی سے پناہ مانگی گئی ہے۔ روایت مندرجہ ذیل ہیں۔

بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ . اللہ کے نام کے ساتھ میں نے اللہ پر توکل کیا نہ کسی کو نیکی کرنے کی قوت ہے اور نہ ہی برائی سے بچنے کی طاقت ہے مگر اللہ کی توفیق سے۔ (ترمذی۔ جلد۳ صفحہ ۱۵ا تحقیق الالبانی قال الالبانی اسنادہ صحیح)

اللھم انی اعوذبک ان اضل او اضل او اذل واذل او اظلم او اظلم او اجھل او یجھل علی . اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں' میں پھسلوں یا پھسلایا جاؤں' میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے' میں جہالت سے پیش آؤں یا مجھ سے کوئی جہالت سے پیش آئے۔ (ترمذی، نسائی و ابن ماجہ و ابوداؤد و لفظہ لہٗ قال قال اسنادہ صحیح سنن النسائی تحقیق الالبانی جلد۲ صفحہ ۱۱۱۵)

مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان